شامل ہو، وہ ہمیں اطمینان دلا دیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ خدا نہ کرے اگر وہ وقت جنگ کا جو ۱۹۷۱ء میں آیا تھا۔ وہ وقت جب آئیگا۔ تو نہ کوئی معاہدے نہ وہ ضمانتیں نہ وہ تحفظ ہمیں پھر ایٹمی دھماکے سے بچائیں گے ۔۔۔ ہرگز نہیں ۔۔ وہ ضمانتیں کار آمد نہیں ہوں گی۔ اور یقیناً دشمن اپنے حربے کو استعمال میں لائے گا۔ اس کے لئے مجھے یہ گذارش کرنا ہے۔ کہ اس کے لئے بجٹ میں جس قدر رقم مقرر کریں۔

جنگی منصوبوں کیلئے قوم کو اعتماد میں لیں

میں کہتا ہوں کہ چھ ارب کی بجائے بارہ ارب مقرر کریں۔ ہماری قوم مسلمان قوم ہے۔ یعنی پاکستانی قوم۔ یہ اسلام و دین کی خاطر مجھے یقین ہے کہ اگر مجھ جیسا ناقص آدمی اپنی قوم سے اپیل کرے کہ ہم ملک کے تحفظ کے لئے ایٹمی ہتھیار بنانا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے ہمیں بارہ ارب روپے چاہئیں ۔۔ تو قوم بڑی سے بڑی قربانی دیدے گی۔ پاکستانی قوم کے احساسات یہ ہیں۔ ان کو چودہ سو برس پہلے سبق پڑھایا گیا تھا۔ جبکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنا سب کچھ مال و متاع قوم کی خاطر پیش کر دیا۔ اور حضرت عمرؓ آدھا سامان لے آئے۔ ہماری قوم ان کے نقش قدم پر چلتی ہے۔ یہ قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔ اور خصوصاً ایٹمی ہتھیار بنانے کیلئے اور دوسرا ضروری اسلحہ بنانے کے لئے جتنی بھی رقم آپ کو چاہئے قوم دینے کیلئے تیار ہو گی۔ میں کہتا ہوں کہ ہندو جیسی بزدل قوم نے بھوک برداشت کی، اور ایسی سختیاں برداشت کیں اور انہوں نے یہ دھماکہ کر لیا ہے۔ ہمیں تو ابتداء سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا تھا: واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم ـــــ یہ ٹھیک ہے کہ بین الاقوامی سطح پر ہم معاہدے بھی کرتے ہیں۔ ہم اسکی مخالفت نہیں کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں ان معاہدوں پر قطعاً اعتبار نہیں ہے۔ سختی کے وقت کوئی کام نہیں آئیگا۔ اور ہمارے ساتھ اگر کوئی طاقت ہو گی تو ایک چیز ہو گی اور وہ ہمارا ایمان ہوگا۔ تو ایٹمی ہتھیار نے قوم کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی ہے تو ہمیں اس کے جواب میں تیاری کرنے پر جتنی رقم خرچ کرنا پڑے ہم اسے کل سے لینا شروع کر دیں تو قوم ہمیں شام سے پہلے دینے کیلئے تیار ہے۔

ہمارے ایٹمی منصوبے اور مرزائیوں کا کردار

شرط یہ ہے کہ جتنی رقم منظور ہو وہ خورد برد نہ ہو۔ قوم تب سستی نہیں کرے گی۔ اور تب قربانیوں سے دریغ نہیں کرے گی بشرطیکہ اس سلسلے میں یقین ہو جائے کہ حکومت صرف باتیں کرنے والی نہیں بلکہ عمل کرنے والی بھی ہے۔ اور یہ کہ قوم کو یقین ہو کہ ایٹمی اور فوجی پروگرام مرزائیوں کے ہاتھوں میں نہیں دئے جائیں گے۔ نہ انہیں ایسے کاموں

کا سربراہ بنایا جائے گا۔ ہم ایسے لوگوں پر بھروسہ کریں جنکے مذہبی نقطۂ نظر سے سرے سے جہاد حرام ہے۔ بی بی سی بھی اعلان کرتا ہے کہ مرزائیوں کے عقیدے میں جہاد حرام ہے۔ اور یہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے۔

مرزائیت

دوپہر کے وقت ایک صاحب نے کہا کہ فلاں جماعت نے پاکستان اور قوم کے خلاف فلاں کچھ کہا۔ لیکن اس نے نام نہیں لیا تو قادیانیوں کا، جنہوں نے پاکستان کی مخالفت کی۔ ان کے مذہبی پیشوا مرزا بشیر الدین نے وصیت لکھی ہے۔ کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے امانت کے طور پر یہاں دفنا دینا۔ جب قادیان متحد ہوگا، یہ پاکستان کے ساتھ ملے گا۔ تو میری لاش یہاں سے نکال کر قادیان میں دفن کر دینا۔

جناب والا! میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا۔ کہ اس پاکستان میں سوائے مرزائیوں کے تمام مسلمان متفق ہیں۔ شیعہ مسلمان متفق ہیں۔ بریلوی مسلمان۔ دیوبندی مسلمان، سنی اور حنفی مسلمان متفق ہیں۔ سب ایک ہیں۔ مگر دیکھو حقائق سے آنکھیں بند مت کرو۔ ریڈیو ہمارے پاس نہیں، اخبار ہمارے پاس نہیں۔ ٹیلیویژن ہمارے پاس نہیں۔

قوم بیدار ہے مرزائی مسئلہ میں ہم قوم کی آنکھوں میں مٹی نہیں ڈال سکتے

آپ کو معلوم ہے۔ کہ مجلس عمل میں علماء کی جماعت نے اعلان کیا کہ جمعہ کو کراچی سے پشاور تک پرامن ہڑتال ہوگی اور انہوں نے یہ فرمایا کہ یہ ہماری اپنی حکومت ہے۔ وہ یہ نہیں چاہتے ہیں۔ کہ ملک میں بدامنی پیدا ہو یا کوئی نقصان ہو نہ ہی کسی قادیانی کی خونریزی ہو۔ اور نہ ہی کسی قادیانی کی دکان کو جلایا جائے لیکن میں اپنی حکومت کو یہ احساس دلانا چاہتا ہوں۔ کہ یہ پاکستان کے باشندے ہیں۔ چاہے یہ ریڑھی والے ہیں چاہے وہ تعلیم یافتہ ہیں چاہے وہ جس خاندان سے اور جس صوبہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس پر متفق ہیں۔ کہ ان مرزائیوں کی اس ملک میں سرگرمیاں ملک وملت کے خلاف ہیں یہ لوگ دشمن کی جاسوسی کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں ہر کلیدی مناصب پر قبضہ جمائے ہوئے ہیں اور ہم جس تباہی کی طرف جارہے ہیں۔ اسکی وجہ کیا ہے۔؟

ان باتوں کے بارہ میں اب ہماری قوم بیدار ہو چکی ہے۔ ہم ان کی آنکھوں میں مٹی نہیں ڈال سکتے۔ ایک صاحب دوسرے کو کہہ رہے تھے کہ یہ مولوی ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔ اس سلسلے

میں یہ عرض کروں گا کہ یہ صرف مولویوں نے نہیں کہا ہے بلکہ ہمارے وزیراعظم صاحب نے کہہ دیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی نہیں مانیں گے۔ یہ تو وزیراعظم نے کہا ہے۔ کہ یہی میرا عقیدہ ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس ملک کے کل باشندے جہاد کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور ہندوستان کے ساتھ جو کہ کافر ہے، اسلام کے نام پر لڑنے کیلئے اور اسکی حفاظت کیلئے اور ملک کی حفاظت کے لئے اپنی جان و مال قربان کر دینے کے لئے تیار ہیں۔

مرزائی مسئلہ پہ ریفرنڈم ہو چکا ہے جناب سپیکر صاحب! میں یہ عرض کر رہا تھا۔ کہ ایک دبی ہوئی آواز پہ کراچی سے لیکر چترال تک سارے ملک نے لبیک کہی۔ آج ہمارے ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے اپنی پالیسی نشر کی۔ میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ہمارے ملک کے عوام نے قادیانیوں کے بارہ میں ریفرنڈم کر لیا ہے۔ ووٹ دے دئیے اور دیکھئے کہ جمعہ کو ہڑتال ہو گئی۔ پُرامن ہڑتال ہوئی۔ اس میں یقیناً ایسے لوگ بھی ہوں گے جو غنڈے بھی تھے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنے ملک کی حفاظت کے لئے اپنی حکومت اور بھٹو صاحب کی اپیل پر کراچی سے لیکر پشاور تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہونے دیا۔ ایک دو واقعات جو پیش آئے وہ مجھے معلوم ہے کہ اس میں پولیس کی زیادتی تھی۔ لوگ نماز پڑھ کر مسجد آ رہے تھے۔ تو وہاں پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ میں آپ سے عرض کر دوں کہ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ۱۹۷۰-۷۱ء میں اتحاد کا نعرہ بلند کرنے والے علماء تھے۔ اور اس جمعہ کے دن علماء ہی تھے جنہوں نے اشتعال نہیں دلایا۔ پنڈی میں خدا کے فضل و کرم سے کوئی لڑائی نہیں ہوئی اور نہ ہی کوئی واقعہ پیش آیا اور نہ ہی کوئی اور چیز ہوئی۔

آمریت ختم کرنیوالے علماء اور طلباء کی گرفتاری لیکن بیس سے زیادہ علماء کو جیلوں میں بند کر دیا گیا اور اسی طریقے سے طلباء۔ یہ وہ طلباء ہیں جن کی قربانی سے آمریت ختم ہوئی تھی ان کے اوپر دن دھاڑے حملہ کیا گیا۔ اگر ہماری غیرت ان کی حمیت کیلئے بیدار نہیں ہوتی تو کس موقع پہ ہم ان کے کام آئیں گے۔ میں یہ کہتا ہوں سب قوم بالکل پُرامن ہے۔ لیکن قوم کے صحیح احساسات یہ ہیں۔ جو اس قوم میں بزدلی پیدا کرتے ہیں۔ کہ جہاد حرام ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبی مانتے ہیں۔ وہ ہمارے آئین اور دستور میں اسلام سے بالکل ایک الگ امت ہیں۔ یہ صرف ہم مسلمان ہی نہیں کہتے بلکہ ان کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ ظفر اللہ خان قائداعظمؒ کے جنازے میں شریک نہیں ہوئے۔ اس نے کہا کہ مجھے کسی کافر حکومت کا مسلمان ملازم یا کسی مسلمان حکومت کا کافر ملازم سمجھ لیا جاوے۔

میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ

جناب سپیکر صاحب :۔۔۔ مولانا صاحب! مختصر کر دیں۔

جناب عبد الحفیظ پیرزادہ :۔۔۔ مولانا صاحب! آپ کو اس کے لئے موقع ملے گا۔ آپ اس وقت بجٹ پر تقریر کریں۔

مولانا عبد الحق صاحب :۔۔۔ جناب والا میں اپنے علاقے کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

حلقہ انتخاب کی مشکلات اور مسائل | میں وزیر تعلیم سے یہ عرض کروں گا۔ حقیقت یہ ہے کہ جس علاقے سے میں منتخب ہو کر آیا ہوں وہ علاقہ خٹک تحصیل نوشہرہ ہے۔ اس کی تقریباً سات لاکھ آبادی ہے۔ میں عرض کروں کہ ایک روپے کا دس چھٹانک آٹا آتا ہے۔ اور وہ بھی آٹا پنجاب سے جاتا ہے۔ میرے خیال میں اگر اس کی آمد و رفت بھی بند کر دی تو وہ ہمارے سات لاکھ آدمی بھوک سے مر جائیں گے۔ معلوم نہیں کہ سمگلنگ کون کرتا ہے۔ ہمارے اس علاقہ میں تحصیل نوشہرہ جس میں اٹک پل سے جنوب کو آپ جائیں تو دیکھیں پہاڑی سلسلہ چکہ چراٹ تک پھیلا گیا ہے۔ یہ سارا پہاڑی علاقہ ہے۔ اس علاقے میں نہ پانی ہے نہ سڑکیں ہیں۔ اور نہ ہی کوئی ہسپتال اور ڈسپنسری ہے۔ نہ اس میں کوئی سکول ہے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس وقت جب دس چھٹانک آٹا آتا ہے۔ اور وہ بھی بھوسا ملا ہوا۔ اور وہ بھی ہمیں بمشکل ملتا ہے۔ تو اپنی ترقیاتی سکیم میں ہماری اس تحصیل کے علاقہ خٹک کے جو رہ گئے ہیں ان کو بھی شامل کر لیں۔ اور میں عرض کرتا ہوں کہ ہمارا ملک تب ترقی کر سکتا ہے جب تمام رنجیدگیوں کو چھوڑ دیں۔ اور خاص کر میں سپیکر صاحب سے عرض کروں گا کہ یہ جو ہمارے پندرہ بیس علماء بلاوجہ نظر بند ہیں۔ میری یہ آواز وزیر داخلہ اور وزیر اعظم تک پہنچا دیں۔ کہ ان کو رہا کر دیا جائے۔ اور ان سے میں یہ بھی گذارش کروں گا۔ کہ قوم کے احساسات بہت اچھے ہیں اور قوم اتحاد و اتفاق پیدا کرنا چاہتی ہے۔ ان علماء کی گرفتاریوں سے کالجوں کے طلباء کی گرفتاریوں کی بجائے اور ۱۴۴ دفعہ کے نفاذ سے بدامنی اور بدنظمی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے آپ ان باتوں کو چھوڑ دیں اور سب کو رہا کر دیں ۔۔۔ یہ مسئلہ قادیانیت بھی جیسا کہ وزیر اعظم نے وعدہ فرمایا تھا بہت جلد بل کی صورت میں قومی اسمبلی میں پیش کر دیں تو انشاء اللہ یہ مسئلہ جلد حل ہو جائے گا۔